صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 12 جنوری 2015ء بمطابق 20 ربیع الاوّل 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ O وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ۔

(ترجمہ): بے شک اللہ تعالیٰ اعتدال اور احسان اور اہل قرابت کو دینے کا حکم فرماتے ہیں اور کھلی برائی اور مطلق برائی اور ظلم کرنے سے منع فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ تم کو اس کے لیے نصیحت فرماتے ہیں کہ تم نصیحت قبول کرو۔ اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم اس کو (تخصیصاً یا تعمیماً) اپنے ذمہ کر لو اور قسموں کو بعد ان کے مستحکم کرنے کے مت توڑو اور تم اللہ تعالیٰ کو گواہ بھی بنا چکے ہو بے شک اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

نشانزدہ سوال اوراس کا جواب

Mr. Speaker: ‘Questions` Hour’: 2178, Jafar Shah Sahib.

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں پلیز،اس کے بعد، یہ بس تھوڑا ہے،اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں، مجھے پتہ ہے،اس کے بعد میں کرتا ہوں، آدھے گھنٹے میں یہ ختم ہو جاتے ہیں، آدھے گھنٹے میں ختم ہو جاتے ہیں،اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں۔جی جی، منسٹر بھی آجائیگا۔سید جعفر شاہ صاحب۔

* 2178 _ جناب جعفر شاہ: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سوات کے دور افتادہ علاقوں بالخصوص مدین اور کالام میں لاکھوں افراد کی آبادی کیلئے دونوں مقامات پر سول ہسپتال قائم ہیں;

(ب) اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتالوں میں ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل، سپورٹ سٹاف اور کلاس فور کی کتنی منظور شدہ آسامیاں ہیں، نیز اس وقت مذکورہ ہسپتالوں میں کتنی آسامیاں کب سے خالی ہیں، خالی ہونے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر(صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ ہسپتالوں میں کل منظور شدہ، پر شدہ اور خالی آسامیوں کی تعداد درجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہسپتال ڈسپنسری	منظور شدہ آسامیاں	پر شدہ آسامیاں	خالی آسامیاں
1	سول ہسپتال مدین	81	72	09
2	سول ہسپتال کالام	60	47	13
کل تعداد		141	119	22

مندرجہ بالا 22 خالی آسامیاں زیادہ تر سکیل 18 اور 19 کی ہیں جن کیلئے محکمہ صحت نے حال ہی میں ڈسٹرکٹ سپیشلسٹ کی 393اور میڈیکل آفیسرز کی 395 خالی آسامیوں کی ریکوزیشن پبلک سروس کمیشن کو بھیجوادی ہے، جونہی کمیشن کی سفارشات محکمہ ہذا کو موصول ہوں گی تو مذکورہ آسامیوں کو ترجیحی بنیاد پر پر کیا جائے گا، مذید برآں پبلک سروس کمیشن کو یہ بھی استدعا کی ہے کہ چونکہ کمیشن کے انتخاب کا مرحلہ

طویل ہوتا ہے، لہذا محکمہ ہذا کو یہ آسامیاں ڈیپارٹمنل سلیکشن کمیٹی کے ذریعے ایڈہاک بنیاد پر پر کرنے کی NOC دی جائے۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ اس میں انہوں نے ڈیٹیل سے جواب دیا ہے، میں مطمئن ہوں اور یہی ریکویسٹ ہوگی کہ تھوڑا جلدی کریں کیونکہ کل انہوں نے ایڈورٹائز کی ہیں پوزیشنز، تو یہ دونوں مدین اور کلام ہاسپیٹلز کو مدنظر رکھیں۔ منسٹر صاحب نہیں ہیں لیکن I discussed with them۔

جناب سپیکر: اوکے۔ کوسچن نمبر 2168 محمد عارف صاحب، نہیں آیا۔ مولانا مفتی فضل غفور، 2197، (موجود نہیں)۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

2168 _ جناب محمد عارف: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال شبقدر میں گریڈ سترہ کے ڈاکٹروں کی آسامیوں پر بھرتیاں ہو چکی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ڈاکٹروں کے نام اور انکی تعیناتی کی تاریخ بتائی جائے، نیز مذکورہ ڈاکٹر صاحبان کہاں پر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی)}: (الف) جی نہیں، البتہ مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹروں کی تعیناتی بذریعہ تبادلہ ہوئی ہے جس کی تفصیل جز (ب) میں درج ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹروں کے نام اور انکی تعیناتی/تبادلے کی تاریخ مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	تاریخ تعیناتی	کیفیت
1	ڈاکٹر مسعود شاہ	10-11-14	رپورٹ کی ہے
2	ڈاکٹر صفیہ مصباح	03-10-14	رپورٹ نہیں کی
3	ڈاکٹر سارہ شاہد	10-11-14	رپورٹ کی ہے
4	ڈاکٹر مہوش ابراہیم	03-10-14	رپورٹ کی ہے
5	ڈاکٹر خلیل خان	03-10-14	رپورٹ کی ہے

6	ڈاکٹر محمد یاسین	03-10-14	رپورٹ کی ہے
7	ڈاکٹر نقاد خان	03-10-14	رپورٹ کی ہے
8	ڈاکٹر مصباح الحق	03-10-14	رپورٹ نہیں کی
9	ڈاکٹر ارشد اللہ	03-10-14	رپورٹ کی ہے
10	ڈاکٹر رضوانہ ارم	2011	رپورٹ کی ہے
11	ڈاکٹر کفایت اللہ	13-11-14	رپورٹ کی ہے
12	ڈاکٹر بلال خٹک	20-10-14	رپورٹ کی ہے
13	ڈاکٹر نبیلہ رحمان	2012	رپورٹ کی ہے
14	ڈاکٹر فرح دیبا	2012	رپورٹ کی ہے
15	ڈاکٹر عنایت خان	03-10-14	رپورٹ کی ہے
16	ڈاکٹر فیروز شاہ	03-10-14	رپورٹ کی ہے
17	ڈاکٹر حسن اللہ	03-10-14	رپورٹ کی ہے
18	ڈاکٹر شایمہ ملک	03-10-14	میٹر نٹی چھٹی

نوٹ: مندرجہ بالا ڈاکٹروں کی تعیناتی By the initial recruitment نہیں ہوئی بلکہ انکی تعیناتی By transfer ہوئی ہے۔

2197 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت کے زیر انتظام پیر بابا کے مضافاتی علاقہ کلابٹ میں ڈسپنسری موجود ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور تعینات عملہ اپنی خدمات سر انجام دے رہا ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو موجودہ عملہ کے ناموں اور پتہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز جن مریضوں کو پچھلے سال اس ڈسپنسری سے طبّی خدمات مل چکی ہیں، انکی فہرست بھی فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) چونکہ محکمہ صحت کے زیر انتظام پیر بابا کے مضافاتی علاقہ کلابٹ میں کوئی ڈسپنسری موجود نہیں ہے لہذا نہ کوئی عملہ تعینات ہے اور نہ ہی طبّی خدمات فراہم کی جارہی ہیں۔

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جی، سردار سورن سنگھ صاحب۔ یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں، اس کے بعد ایک منٹ، یہ چھٹی کی درخواستیں Announce کرتا ہوں: ملک بہرام خان، ایم پی اے 12-01-2015 تا 13-01-2015؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ 12-01-2015؛ جناب زاہد درانی صاحب، ایم پی اے 12-01-2015؛ جناب افتخار علی مشوانی صاحب 12-01-2015؛ جناب صالح محمد 12-01-2015؛ جناب میاں ضیاءالرحمان صاحب 12-01-2015؛ جناب سردار ظہور صاحب 12-01-2015؛ میڈم دینا ناز صاحبہ 12-01-2015؛ جناب محمود جان صاحب 12-01-2015 تا اختتام اجلاس؛ جناب سراج الحق صاحب 12-01-2015 تا 13-01-2015۔ منظور ہیں؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی، سردار سورن سنگھ صاحب۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: شکریہ سپیکر صاحب۔ ہمارے ایک سردار صاحب، جناب من موہن سنگھ جو گزشتہ 3 تاریخ سے لاپتہ تھے، ان کے ورثاء نے پنڈی میں رپورٹ لکھائی تو 9 تاریخ کو وہاں سے پتہ چلا کہ ان کی Death کی گئی ہے، اس کو مارا گیا گولیوں سے، پھر گولیوں سے مارنے کے علاوہ اس کے جسم کے آٹھ ٹکڑے کر دیئے ہیں۔ اس کو ٹکڑوں ٹکڑوں میں، پولیس نے وہ ٹکڑے بھی برآمد کئے ہیں اور ملزم بھی

پکڑا گیا ہے۔ میری التجاء ہے پنجاب حکومت اور فیڈرل گورنمنٹ سے آپ کی وساطت سے کہ اس شخص کو جو کہ پکڑا گیا ہے، اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے اور اس کو سرعام چوک میں پھانسی پر لٹکایا جائے تاکہ کبھی بھی کسی بے گناہ اور ایسے شخص کو جس کا گھر یہ تباہ کرتے ہیں اور صرف گولی ماری نہیں گئی، تصویریں میرے پاس ہیں، بلکہ اس کے جسم کے آٹھ ٹکڑے کر دیئے ہیں، اس کا سر الگ کر کے اس کو پھر جلایا گیا ہے اور گٹر میں سے پھر نکالا گیا ہے، ایک ایک ٹکڑے کو مختلف جگہ سے نکالا گیا ہے، تو یہ جو قتل ہوا ہے، اس کی میں پر زور مذمت کرتا ہوں اور اس اسمبلی کے فلور سے میں آواز بلند کرتا ہوں کہ اس قاتل کو سرعام پھانسی کی سزا دی جائے، اس کو چوک پر لٹکایا جائے تاکہ کسی دوسرے شخص کے ساتھ ایسی حرکت نہ کی جائے۔ بہت مہربانی جی۔

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: انہی کی بات کرنا چاہ رہی ہوں جناب سپیکر صاحب، جو میرے Colleague نے جو بات کی ہے جناب سپیکر صاحب! پاکستان میں سب لوگ جو ہیں وہ یہاں کے پاکستانی شہری ہیں اور یہ میرے پاس یہ تصویر ہے، اگر آپ دیکھ سکیں تو یہ اس کے آٹھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تصویر نہ دکھائیں، پلیز، ویسے بھی یہ نہ دکھائیں۔

(عصر کی اذان)

محترمہ نگہت اورکزئی: جی، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: ہم تمام لوگ اس پاکستان کے شہری ہیں اور جس کے ساتھ بھی ایسا ظلم ہوتا ہے جناب سپیکر صاحب! چاہے پاکستان کے کسی کونے میں بھی ہو، ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور جناب سپیکر صاحب! جو میرے Colleague نے بات کی، سورن سنگھ صاحب نے، میں سمجھتی ہوں کہ جو شخص گرفتار ہو گیا ہے، اس کو بالکل، میں ان کی تائید کرتی ہوں اور اس کو میں سیکنڈ کرونگی کہ ان کو سرعام پھانسی کی سزا دی جائے تاکہ پھر کسی شخص کو ایسی ہمت نہ ہو کہ وہ کسی بھی ایسے شخص کو اتنی بے دردی کے ساتھ کہ اس کے جسم کے آٹھ ٹکڑے کر کے اور اس کو اس اذیت سے مارے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ آپ

کی وساطت سے ہم پنجاب گورنمنٹ سے ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ اس شخص کو سرعام پھانسی دی جائے بلکہ اس کو اسی اذیت سے مارا جائے جس طریقے سے اس شخص کو جس اذیت سے مارا گیا ہے۔ تھینک یو جی۔

جناب بابر خان: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بابر خان۔

جناب بابر خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تهینک یو جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، زه د خپلې حلقې د صوابئ نه PK-31 یو څو اهم خبرې کوم خو تاسو ته مې یو ریکویسټ دے چې یو لس منټه به خامخا ماله راکوئ، مینځ کښې به مې کټ کوئ نه۔۔۔۔

جناب سپیکر: لس منټه، لس منټه۔

جناب بابر خان: د ټولو نه وړومبے خو زه دا یو تپوس کول غواړم، دلته کښې مونږه ټول راغلی یو، Elected MPAs پکښې شته، Reserved seats پکښې شته، Female شته، مینارټی شته، ماته د صرف دا اووئیلې شی چې په صوابئ کښې د PK-31 ایم پی اے زه یم او که نه یم؟ دې ځائې کښې په دې دغه باندې خوئے لیکلی دی چې بابر خان، پی کے۔31 صوابئ، نو د دې نه کم از کم ماته دا ښکاری چې د PK-31 ایم پی اے خو زه یم او دا مې څکه اووئیل چې مسئله دلته کښې یو دغه لیکلې شوې ده، که دا زه اووایم چې دا صرف زما استحقاق نه، زمونږه د Ninety-nine Elected MPAs استحقاق مجروح شوے دے نو دا به غلط نه وی، دا پیج دے، دا تاسو اوګورئ، د خاتون بی بی Developmental schemes د پاره ئے ورکړی دی نو Detail of developmental schemes in PK-31، په بل پیج باندې ئے ورکړی دی PK-31 MPA نو ماته خو د اول د دې جواب راکړی چې Female reserved seat والا د هغه حلقې ایم پی اے ده او که زه ایم پی اے یم؟ بله خبره دا ده چې هر کال له مونږه ته دې حکومت چې کوم د پی ټی آئی ګورنمنټ دے، د انصاف ګورنمنټ دے، قومی وطن پارټۍ والا خو پکښې وو خو هغه خو زمونږ نه لاړل، اوس درې چې کوم دی، حکومتی ټریژیری بینچز والا درې ګروپونه دی، درې پارټۍ دی، پی ټی آئی میجارټی کښې ده، جماعت اسلامی ده او۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابر صاحب! لږ صرف دا مهرباني اوکړه چې صرف Concrete خبره اوکړه چې ته څه وئيل غواړې ؟

جناب بابر خان: یو منټ جی، زه صرف Explanation کوم، زما د حلقې زما د خلقو سره زیاتے دے، ظلم دے، که دا خبره ما اونکړه نو زه به د خپلې حلقې د خلقو سره زیاتے کوم، پلیز زما دا خبره واؤرئ، دا میډیا والا وروڼړه به ئے هم واؤری۔ د پبلک هیلتھ خبره به وکړم، نورې خبرې به پریږدم، پبلک هیلتھ کبنې زمونږه Seven percent share مونږه له راکوی او دا Seven percent share ځکه زمونږه ګروپ له ورکوی چې د دوئ په پینځه ایم پی ایز کبنې زه یو یم نو ځکه Seven percent ته تلی دی، که زه ترې کټ کیږم نو کیدې شی ساړهې پانچ پرسنټ راځی، پانچ پرسنټ راځی نو په دیکبنې زما شیئرز کیږی۔ خبره دا ده Last year پبلک هیلتھ کبنې ئے مونږه له شیئرز راکړی وو مختلف سکیمز کبنې-----

جناب سپیکر: بابر صاحب! Concrete۔

جناب بابر خان: په هغې کبنې پبلک هیلتھ کبنې پلیز سر، هلته کبنې کریم خان پرې کوئسچن هم کړے وو په اسمبلئ کبنې، 1512، په هغې مختلف نور کوئسچنز شوی دی چې مونږه ټول مختلف کوم سکیمز راجمع کړو، زما د حلقې شیئر پکبنې رسیدو 72.50، Last year ، اوس دې Year کبنې پته نشته چې څه چل شوے دے، دا یو لسټ ما سره دے نو زمونږه دا ګروپ چې کوم دے، پینځه مونږه ایم پی ایز یو، په هغې کبنې زه درته شیئر وایم، پی کے۔32 ستر ملین، پی کے۔33، هغې له اسی ملین، پی کے۔88، سر! هغې له نوے ملین-----

جناب سپیکر: بابر صاحب! ته خپل۔

جناب بابر خان: او زما حلقه چې ده، پی کے۔31 0.000 ملین، نو آیا دا کوم انصاف دے، آیا ما له خلقو ووټ نه دے راکړے یا زما حلقې والا څه داسې غټ ظلم کړے دے، او زما شیئر کوم پله تلے دے؟ Reserved seat خاتون بی بی ته تلے دے چې د هغې ټینډر پرون شوے دے-----

جناب سپیکر: شاہ فرمان۔

(شور)

جناب بابر خان: جناب سپیکر صاحب، ما سره که داسې زیاتے کیږی، زه ستاسو په وساطت سره چې ایکسیئن ته او سیکرټری ته د منسټر صاحب اووائی چې دا ټینډر چې کوم دے، دا د نن کینسل کړی او کوم چې زما پچهتر ملین شیئر ئے راکړے دے، هغه به خامخا راکوئ او که داسې اونه شو نو * +++++++ ++++++++++++++++++++++++++++۔

جناب سپیکر: شاه فرمان منسټر صاحب! ستا مؤقف واؤریدے شو، منسټر صاحب! تاسو پلیز، شاه فرمان خان

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر، جناب سپیکر، ! ډیویلپمنټل کارونه سی این ډبلیو، ایریګیشن، لوکل ګورنمنټ، پبلک هیلتھ هم کوی او د دوئ دا فنډونه هم تقسیمیږی او زه دا وایم چې د بدقسمتئ نه چې کله

---

*بحکم سپیکر حذف کئے گئے۔

زه منسټر شوے یم نو په دې اسمبلئ کښې تش د پبلک هیلتھ فنډ او د هغې Allocation decide کیږی او Discuss کیږی۔ اول خبره خو دا ده چې دا فنډ چې د چا خومره هم Objections وی، زه تاسو ته کلیئرکټ خبره کوم، پالیسی هم بیانوم خو بیا هم که د چا Objection وی نو دا Final approval of the funds چې دے کنه نو دا د چیف منسټر د پین نه ځی خو زه دا وایم چې دا خبره کلیئر کوم، زمونږه د اپوزیشن دوستانو هم په دے باندے د تحفظاتو اظهار کړے دے او د نن نه تقریباً پچیس ورځې مخکښې زه چیئرمین صاحب هم راغوښتې ووم، د پارټئ هم په دې مشاورت وو او دا کلیئرکټ پالیسی ده چې په اوبو باندې به سیاست نه کیږی او زه دا خوشخبری دې هاؤس ته هم وایم، اپوزیشن ته هم وایم چې ان شاءالله که په دې کال کښې څه داسې کوتاهی شوی وی نو په دې کال په اے ډی پی کښې به په اوبو باندې سیاست نه کوؤ، دا به بالکل په Need basis

وی او دا به تاسو ته ان شاءالله آئنده هفته کښې کلیئر شی، دا پالیسی چې ده دا به مونږه څنګه او۔۔۔۔

جناب بابر خان: جناب سپیکر، دا زما د سوال جواب خو دوئ رانکړو، بالکل زیاتے دے او ظلم دے۔

جناب سپیکر: بابر! کښېنه، د رولز، د اسمبلئ د رولز به خیال ساتو۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: خبره دا ده، دا خو ما تاسو ته جنرل خبره وکړه، چونکه دا د ټول هاؤس خبره ده او د یو ډیپارټمنټ خبره ده، د فنډ Allocation به ان شاءالله په انصاف وی، په Need basis به وی او دا زه بالکل ګارنټی ورکوم چې په دیکښې به ان شاءالله اپوزیشن او د ګورنمنټ خبره هم نه وی، دا د پالیسئ فیصله شوې ده، ما مخکښې هم چې کومه خبره کړې ده، زه په خپله خبره باندې ولاړ یم۔

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، یہ دو کروڑ اور آٹھ کروڑ میں فرق ہے، جناب سپیکر!۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی جی، ادھر، جی جی، شاہ فرمان صاحب! شاہ فرمان صاحب!

(شور)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ته اودریږه منور خان صاحب، دا ما څکه دا خبره وکړه چې۔۔۔۔

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، یہ دو کروڑ اور آٹھ کروڑ میں فرق ہے۔۔۔۔

(شور)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت: دا به اوځی، دا فرق به ختموؤ۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب! پلیز کښېنئ۔ میډم! کښېنئ، تاسو پلیز کښېنئ۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: دا داسې ده ګوره، او دا فرق چې ان شاءالله کله ختم شي نو دا فرق به زه تاسو سره د زوړ ریکارډ مطابق ختمومه، د تیر حکومت خبره به هم تاسو ته نیسم او خپله به هم درته نیسم ان شاءالله، دا به داسې نه کومه چې دا فرق چې ختمیږی کنه، فرض کړه د سکندر صاحب حلقې ته کوم فنډ ځی نو زه به دوئ پسې د تیر دوؤ حکومتونو فنډ رااوباسم چې سکندر صاحب ته په تیرو دوؤ حکومتونو کښې دومره فنډ ملاؤ وو او اوس ورته دومره ملاویږی، دا به ان شاءالله کیږی۔ خبره دا ده۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: پلیز، تاسو پلیز، تاسو خبرې ته غوږ کیږدئ۔

(شور)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: تاسو اوګورئ، ستاسو خبره دا ده چې دا Rectification به کیږی، ترڅو پورې چې که د چا خفګان وی نو وزیر اعلیٰ صاحب د دې هاؤس مشر دے، هر سړے د اپوزیشن ممبر، د حکومت ممبر، ځکه چې دا خبره اخر کښې د وزیر اعلیٰ صاحب په دغه باندې او د هغې څه خپل طریقه کار وی نو که فرض کړه د چا څه ګیله وی نو هغه بالکل د چیف منسټر صاحب سره کښیناستے شی او هغه ورته خپله خبره مخې ته ایښودے شی، چې د اپوزیشن خبره منو، کیدے شی او هغوی سره مونږه دا کوؤ نو د حکومتی رکن به ولې نه کیږی؟ زما دا خیال دے چې که داسې څه خفګان وی نو دا د هغې مناسب دا ځائې نه دے۔

جناب بابر خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: زما تجویز دے چې شاه فرمان خان او عاطف خان! تاسو، یو منټ، بابر! ته لږ کښینه، ته پلیز کښینه، یو منټ ته زما واؤره، لږ شاه فرمان خان! ته او عاطف خان به د ده ایشو واؤری، بریک کښې د ده خبره واؤرئ جی، ٹھیک شو جی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: داسې کار دے، داسې کار دے، د مسئلې دا حل۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو منټ، شاه فرمان خان! ته او عاطف خان به دا خبره واؤرئ بیا۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر، د مسئلې د حل کیدو مختلف طریقې وی، اصل خبره دا ده چې د چا څه Grievances دی، هغه وائی او هغه خپل حل غواړی او که نه Dictation ته خبره راشی نو بیا خبره خرابیږی، نو زه دا وایم چې د چا څه خفګان وی، دا د هغه Genuine right دے چې هغه د خپل خفګان اظهار وکړی، خپله مسئله کیږدی او په انصاف سره هغه سره خبره اوشی او ما چې دا خبره وکړه چې اپوزیشن به کله هم مونږه خفګان ته نه پریږدو، دا به ان شاءالله، دا پالیسی به هفته لس ورځو کښې به مخې ته راشی نو د بل پرې هیڅ خفګان نشی کیدې خو زه صرف یو عرض کوم، زه صرف دا وایم جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما خیال دے ، مخکښې څو دومره تائم نشته جی، یو خبره دومره نشی کیدے ، شاه فرمان خان! ته او عاطف خان به د ده خبره واؤرئ۔ پریویلج موشن نمبر 55۔

جناب محمود احمد خان: مہربانی سپیکر صاحب، پریویلج موشن نمبر 55۔جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب بابر خان: جناب سپیکر صاحب، دا ظلم دے او زیاتے دے او زه به۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب بابر خان، رکن اسمبلی احتجاجاً ایوان میں فرش پر بیٹھ گئے)

(اس مرحلہ پر جناب محمد علی، پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ ان کو لابی میں لے آئے)

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، آپ دیکھیں، وہ اس کے پاس چلے گئے۔شاه فرمان! شاه فرمان! ته ورشه۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب محمود احمد خان: آپ بیٹھ جاؤ نا، نگہت! نگہت! یو منټ، پینځه منټه صبر وکړه، تحریک استحقاق دے ، واک آؤټ کوؤ۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: مونږ د پاره بریک وکړه سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مونځ د پاره بریک، د مانځه ټائم دے، مونځ د پاره بریک، بریک مونځ د پاره۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر، منسټر صاحب خو نشته، زما جواب به څوک راکوی؟

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر: دا لا ناست دے کنه، شاه فرمان خان هم ناست دے او امتیاز شاهد هم ناست دے، ستا خبره پکښې کیږی بنه۔ اودریږه بس، لاء منسټر هم ناست دے، سینئر منسټر هم ناست دے۔ بس بسم الله کړه۔ پریویلج موشن نمبر 55۔

جناب محمود احمد خان: *مہربانی سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ اس مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ مورخہ 2014-06-06 کو میں نے محکمہ صحت سے سوال نمبر 1691 پوچھا تھا جس میں جواباً محکمہ نے شوکت اللہ ولد گل نواز نامی شخص کی برخاستگی کے آرڈرز موجود تھے مگر بعد میں میں نے اکتوبر 2014 کی تنخواہ کی فوٹوسٹیٹ حاصل کی۔ محکمہ کی اس غیر سنجیدگی اور اس معزز ایوان کے ساتھ دروغ گوئی سے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔*

سپیکر صاحب، دوه خبرې به کوم خالی۔ دا کوئسچن سپیکر صاحب، ما 2014-06-06 باندې کړے وو او دومره دروغ ئے دغه ایوان ته وئیلی دی دغه ډیپارټمنټ چې دا یو زما نه، د پورا هاؤس، چې دا کوم Termination orders شوی دی سپیکر صاحب! دا ئے په بازار کښې ټیپ کړی دی، د دغه ریکارډ واړه بی ایچ یو هاسپټل کښې نشته سپیکر صاحب! ته چې په دې کومه کرسئ ناست ئې او دلته چې مونږ کوئسچن راوړو او دا کسان راځی، دا خو دوئ دې هاؤس سره مذاق کړے دے، دا خو هاؤس دے، مذاق خو نه دے سپیکر صاحب! منسټر صاحب ته هم پته ده او ډیپارټمنټ ته هم پته ده، جان بوجھ کے هغه چې کوم ډی ایچ او راغلو چې زه ریټائر کیږم چې دې پورا هاؤس ته دروغ اووایم او دغه آرډر کښې درې قسمه آرډر شوی دی سپیکر صاحب! دغه سټور کیپر۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاه فرمان خان! د ده دا دغه لږ واؤره، بیا چې ته Respond کړې On behalf of Health Minister, ji.

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب، درې قسمه آرډرز ئے کړی دی، د سټور کیپر چې کله کوئسچن مونږ وکړو او جواب ئے راکړو، هغه آرډر بل وو۔

جناب سپیکر: دا چې کوم دغه دے، دا ته یو ځل واؤره چې شاه فرمان خان وائی، بیا به مونږه هاؤس ته Put کوؤ۔

جناب محمود احمد خان: نه، ما منسټر راضی کړے دے جی، منسټر صاحب راغلو هیلتھ والا۔

جناب سپیکر: ښه۔

جناب محمود احمد خان: دا د هیلتھ ډیپارټمنټ سره Related ده او منسټر صاحب ته ټوله د دغې سټورئ پته ده۔ د دغه شی د پاره دا مونږ دلته هاؤس ته راوړو سپیکر صاحب! چې دا څنګه مونږ دلته سوالونه راوړو او دغه معزز ایوان ته چې کوم دروغ وئیلی شوی دی، دا زما د پاره نه، پورا هاؤس ته ئے دروغ وئیلی دی۔

جناب سپیکر: شہرام خان!

جناب محمود احمد خان: او زه دا ریکویسټ کوم چې دا د کمیټئ ته ځی، شهرام خان ته د ټولې قیصې پته ده سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، شہرام خان!

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: شکریه جناب سپیکر۔ زه بالکل آنریبل ایم پی اے صاحب سره اتفاق کوم۔ کوم انفارمیشن چې راکړی شوی وو، هغې باندې دوئ مطمئن نه وو او هغوی دې هاؤس ته د ډیپارټمنټ د دغه مطابق ډیپارټمنټ ته ئے هم دروغ وئیلی وو او دې هاؤس ته ئے هم دروغ وئیلی وو، هغه اوس ریټائر شوے دے، هغه ډی ایچ او، But یو Trend set کول غواړی چې دې هاؤس ته او ډیپارټمنټ ته یو سړے دروغ At least نه وائی، دا د دې هاؤس بې عزتی ده او د دې ممبرانو چې کوم دے، کوم عوامی نمائندګان دی۔ زه Totally د آنریبل ایم پی اے سپورټ کوم او بالکل سختی دوئ سره پکار ده،

Even که ریټائر هم دے خو دا کار ئے ټهیک نه وو چې انفارمیشن ئے غلط ورکړې دی۔ تهینک یو جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Privilege Motion may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Ji, Molana Sahib.

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آج ایوان میں جو واقعہ ہوا ہے، جناب سپیکر! ہمارے اس اسمبلی کے معزز رکن کے ساتھ، جناب سپیکر! یہ ہماری اسمبلی ہے، ہماری اپنی ایک روایت ہے اور ہم پورے اس صوبے کے عوام کی نمائندگی کرتے ہیں تو اس ایوان میں وہ سنجیدگی ہونی چاہیے اور ہمیں اپنی روایت اور اپنے جو رولز ہیں ہماری اسمبلی کے، اس کے مطابق ہمیں چلنا ہے لیکن آج جناب سپیکر! جو کچھ ہمارے اس معزز رکن کے ساتھ ہوا، اس کا استحقاق مجروح ہوا اور کسی ممبر کو ----

(اس مرحلہ پر جناب بابر خان، رکن اسمبلی ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

(تالیاں)

قائد حزب اختلاف: کسی بھی ممبر کو جناب سپیکر! یا تو وہ خود ایوان سے واک آؤٹ کر سکتا ہے اور یا سپیکر صاحب اس کو ایوان سے باہر نکال سکتے ہیں لیکن یہ آج ہم نے دیکھا کہ اس کو ممبران اٹھا کے باہر لے گئے تو یہ تو ہماری تاریخ میں، اسمبلی میں کبھی ایسا نہیں ہوا اور یہ ہماری روایت کے خلاف ہے اور ہمیں تو اس ایوان، معزز ایوان کی عزت کا، اس کے وقار کا احترام، وہ ہم سب پر لازم ہے جناب سپیکر! اور اگر اس طرح ہوتا رہا تو یہ تو اس اسمبلی کو ایک دنیا دیکھ رہی ہے، باہر میڈیا بیٹھا ہے، باہر لوگ دیکھ رہے ہیں، وہ کیا سوچیں گے کہ اس اسمبلی میں کس طریقے سے ارکان کے ساتھ Behavior رکھا جاتا ہے جناب سپیکر؟ پھر جناب سپیکر! یہ آپ کو ان ممبران کو بھی سمجھانا ہے کہ یہ سپیکر کا اختیار ہے کہ وہ کسی ممبر کو ایوان سے باہر نکال سکے یا وہ خود ایوان سے باہر جا سکتا ہے، کسی اور رکن کو یہ اختیار نہیں کہ کسی ممبر کو اسمبلی سے اٹھا کر باہر لے جائے جناب سپیکر! اس کا استحقاق بنتا ہے، وہ احتجاج کر سکتا ہے، سپیکر کے سامنے رو سکتا ہے، سپیکر کے سامنے ایک احتجاج کر رہا ہے فنڈ کے حوالے سے اور وہ اپنے حلقے کے عوام کی نمائندگی یہاں پہ کر رہا ہے، وہ احتجاج کر سکتا

ہے لیکن اس کو طریقے سے جواب دینا ہے، اس کو مطمئن کرنا ہے۔ جناب سپیکر، یہاں سب ہم بیٹھے ہیں، اطمینان ضروری ہے اور وہ ایک حلقے کے عوام کی نمائندگی کر رہا ہے جناب سپیکر! اور ان کا اطمینان ان کو دلانا، وہ اس کی بھی ذمہ داری ہے جناب سپیکر! تو ممبران کی ذمہ داری اور حکومت کو بھی اس میں سنجیدگی دکھانی ہے، ہونا یہ چاہیے تھا کہ ان کا اپنا ممبر ہے اور منسٹر کو چاہیے کہ ان کو وہ اعتماد دلائیں، ان کو وہ اطمینان دلائیں لیکن جناب سپیکر! یہ کم از کم نہیں ہو سکتا کہ کسی بھی ممبر کو زبردستی اٹھا کے باہر لے جائیں، یہ صرف سپیکر کا اختیار ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عنایت خان! عنایت خان! دې نه پس به امجد صاحب! ته وابئ۔ عنایت خان!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔ بابر سلیم صاحب د ټریژری بنچز ممبر دے او د هغه په دې ایوان کښېEqual rights دی، دلته چې څومره ممبران دی، د هغوی ټولو Equal rights دی او دلته په ایوان کښې د خپلې حلقې په حوالې سره خبره کول او د هغې Issues raise کول او که چرته دوئ Feel کوی چې یو ځائې کښې دوئ سره بې انصافی کیږی، هغه خبره ډیره زیاته په Aggressive انداز باندې اوچتول د اسمبلئ د قواعد وضوابط مطابق، د هغې د پاره بائیکاټ کول، د هغې Agitation کول، دا د ده Basic right دے او دا Right د هر ممبر چې دے نو مونږه تسلیموؤ، که مونږه ئے نه تسلیموؤ نو دا رولز او دا Constitution ئے دغه کوی۔ کومه حده پورې چې بابر سلیم خان دلته احتجاج وکړو او بیا د اسمبلئ یو څو ممبرانو صاحبانو هغه خواته ورغلل، ګوره دا Established tradition چې د اسمبلئ نه بهر واک آؤټ وشی نو خلق بهر لاړ شی او منت سماجت کوی او اسمبلئ کښې دننه هم چې کله ممبران خپل مینځ کښې په جھګړه ورشی، مینځ کښې پکښې نور ممبران راشی او هغوی خلاصے وکړی، بهر نه خو د ګیلریانو نه خلق نشی راتللے چې خلاصے به کوی کنه خو هم د دې اسمبلئ ممبر به رائحی او د دوؤ په مینځ کښې به دغه کیږی، چې کوم ممبر صاحب د هغه خواته راغلو، بل هغه د هغه Colleague او دوست دے، زما په خیال دا نامناسب ده، الیکټرانک میډیا او پرنټ میډیا هم دلته ناسته ده چې دا لکه دې بنیاد باندې ورپسې څوک

نه دی راغلی چې بهر ئے کړی، خالص په دې بنیاد باندې چې د دې ورور دغه وو، دا شکایات وو او هغوی ئې دد دې ځائې نه لکه بهر Retiring room ته بوتلو او د هغې نه وروستو بیا د هغوی یو Negotiations او جرګه شروع شوه، جرګه شروع شوه، ګوره د هغوی ملګرتیا ده، د هغوی دوستی ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، Interruption نہ کریں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): او زما خیال دے چې دا د هغه ممبر صاحب سره لکه یو خبره له داسې رنګ ورکول چې دے نو دا د هغه مزید لکه دغه دے، د دې بالکل هم دغه، دیکښې بل هیڅ څه دویم دغه نه وو۔ لکه چې په زور ئے ویستولو او یا ئے دغه، دا د هغوی دوستان وو، Colleagues دی او په مینځ کښې هغه راغلو او جرګه ئے وکړله، په هغې کښې اوس کښیناستل، زمونږ د ملګری ایشو ئے Resolve کړه، که بیا را اوچتیږی نو بیا به ئے Resolve کوؤ، مونږ د هغه Rights هم تسلیموؤ او د دې اسمبلی د هر ممبر Rights تسلیموؤ۔

جناب سپیکر: جی، امجد افریدی صاحب! امجد افریدی!

جناب امجد خان آفریدی: ډیره مننه سپیکر صاحب۔ دا کومه واقعه چې اوشوله جی، د اپوزیشن لیډر صاحب هم پرې خبرې اوکړې او عنایت الله صاحب هم خبرې اوکړې او بذات خود ما او محمد علی صاحب او خلیق الرحمان صاحب د وزیر اعلیٰ صاحب په ایشورنس باندې جی، هغه ته ایشورنس ورکړے دے چې دا مسئله به ان شاءالله حل شی جی، او زه ذاتی طور باندې د دې وعده ورسره کوم چې دا مسئله به حل کیږی که خیر وی او ان شاءالله داسې څه هیڅ ایشو نشته دے، یو کور مو دے، په خپلو کښې به کښینو، دا مسائل به په دغه طریقه باندې حل کوؤ۔

جناب سپیکر: بابر!

جناب بابر خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، چې څنګه امجد آفریدی صاحب اووئیل، ماله ایشورنس راکړے شو د سی ایم په ډائریکشن باندې نو زه مطمئن یم خو په دې اجلاس کارروائی دوران کښې چې کوم زما د خلې نه داسې غیر پارلیمانی الفاظ وتلی دی، هغه د د اسمبلئ د کارروائی نه حذف

کړے شی، د دې زه دغه کوم او د ټولو نه زیات (تالیاں) زه د خپل اپوزیشن چې کوم مشران دی، د هغوی ټولو ډیر زیات شکریه هم ادا کوم چې ما سره ئے ملګرتیا وکړه او ما سره ئے واک آؤټ وکړو۔ (تالیاں) شکریه جی۔

توجہ دلاؤنوٹس ہا

جناب سپیکر: جو غیر پارلیمانی الفاظ استعمال ہوئے، ان کو حذف کیا جاتا ہے۔
Syed Jaffar Shah Sahib, MPA, to please move his call attention notice.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت کی توجہ اس اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہے، وہ یہ کہ مرکزی حکومت کے جاری کردہ نوٹیفیکشن مورخہ 20 اکتوبر 2014 کی رو سے سرکاری ملازم کی فوتگی کی صورت میں مالی معاونت۔۔۔۔

جناب زرین گل: جی زما والا ؟

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کا ہے۔

جناب جعفر شاہ: متوفی کے ورثاء کو اس کی تعلیمی قابلیت کے مطابق ایک سے لیکر پندرہ گریڈ تک بھرتی کیا جائے گا۔ اس پالیسی کی وجہ سے صوبہ کے سرکاری ملازمین میں بھی احساس محرومی اور بے چینی پائی جاتی ہے، لہذا صوبائی حکومت بھی مرکزی حکومت کی طرح جامع پالیسی کا اعلان کرے تاکہ سرکاری ملازمین دلجمعی سے کام کرسکیں۔

هغه چې کوم ملازمین During service وفات شی جی، نو پکار ده چې هغوی ته لکه چې څنګه مرکزی حکومت کړی دی نو چې صوبائی حکومت هم په هغې باندې غور وکړی او دا پالیسی اپناؤ کړی۔

جناب سپیکر: جی زرین گل صاحب۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کا۔ جی، مظفر سید صاحب۔

وزیر خزانہ: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ سید جعفر شاه صاحب چې کوم کال اټینشن راوړے دے، دا کومه Plea چې دوئ اغستې ده، دا بالکل ټهیک ده او

دا مناسب ده۔ گورنمنټ فیصله کړے وه چې د سروس دوران کښې کوم کس وفات شی نو د هغه بچی به یو بچې به ایک نه تر دس گریډه پورے به هغه ته سروس ورکولې شی او هغه خبره هغه پالیسی روانه ده خو په دې مینځ کښې څه گریډونه اوچت شولو، اپ گریډ شول۔ اوس هغې کښې صرف کلاس فور پاتے شو نو د دې د پاره به مونږه یو سمری فوراً موؤ کړو او سی ایم صاحب ته به لاړه شی او زما، زه به د هاؤس په دغه کښې دا کمټمنټ کومه چې سی ایم صاحب ماته د لته Un officially خبره هم وکړه چې بالکل د دوئ دا خبره دا جواز ټهیک دے۔ سمری به راشی او زه به د دې Approval ورکړمه او دوئ ته به اجازت ملاؤ شی چې څنګه مخکښې وه نو هغه شان به کیږی جعفرشاه صاحب۔

جناب سپیکر: جی، جعفر شاه صاحب!

جناب جعفر شاه: ټهیک شوه جی۔

جناب سپیکر: زرین گل صاحب! زرین گل صاحب! جی زرین گل صاحب! کوئسچن نمبر 496۔

جناب زرین گل: دا زما جی، کال اټینشن دے۔

جناب شاه فرمان (وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئر نگ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، د دې نه پس به ته اوکړې کنه۔ او کے، شاه فرمان خان یو خبره کوی نو د هغې نه پس به ته اوکړې۔

جناب زرین گل خان: زما کال اټینشن دے جی۔

جناب سپیکر: د دې نه پس بیا۔

جناب زرین گل: دا جی، زما کال اټینشن دے۔

جناب سپیکر: شاه فرمان خان خبره کوی نو د هغې نه پس درله موقع درکوم کنه، شاه فرمان چې خبره وکړی نو بیا تاسو له موقع درکوم۔

وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئر نگ: جی زه تصحیح کول غواړم چې د گریډ ایک نه تر گریډ پندره پورې کومه خبره ده نو دیکښې د گریډ گیاره نه بره د پبلک سروس کمیشن اختیار دے، لهذا په دې باندې سوچ پکار دے چې آیا مونږه دا دې پالیسئ کښې

شاملولې شو او که نشو شاملولې ځکه چې د ګورنمنټ اختیار ښومره دے او د پبلک سروس کمیشن اختیار ښومره دے۔

جناب سپیکر: جی، جعفر شاه صاحب۔

جناب جعفر شاه: کوم چې په پبلک سروس کمیشن دی، هغه په دیکښې Include نه دی، Sure خبره ده خو ځنی داسې کیدر شته چې هغه د One نه تر Fifteen پورې کیدې شي۔ That's okay، ټهیک شوه۔

جناب سپیکر: زرین گل صاحب! زرین گل صاحب!

جناب زرین گل: ډیره مننه محترم سپیکر صاحب۔ کال اٹینشن 496: میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ای پی آئی جو کہ 1976 میں شروع ہوا، ادارہ 2000ء میں چھ قسم کی بیماریوں کو کنٹرول کرنے کیلئے اقدامات کر رہا تھا جو کہ اب بڑھ کر گیارہ ہو چکی ہیں جن میں Tetanus، Hepatitis B، Measles، Polio، Congenital Rubella Syndrome، Rubella، TB، Pertussis، Diphtheria شامل ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس ادارے کے ملازمین کی تنخواہیں بند ہیں، ان ملازمین کی تنخواہیں فوری طور پر ریلیز کی جائیں اور ان ملازمین کو مستقل کیا جائے جس کی وجہ سے ان ملازمین میں اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر صاحب، دا 1976 کښې دې سټارټ اغستے وو او 1978-79 کښې باقاعده دا چې کوم Annual Development Program کښې دا اداره راغلې وه، دا وړومبے چې کوم دے شپږ Diseases وو او اوس یوولس، د مخ نیوی د پاره اوس دا حالات دی چې پاکستان بدنام دے چې په پولیو باندې تر اوسه پورې کنټرول وانغستے شو او نن اخبار کښې ئے لیکلی دی چې په پندره جنوری باندې بل ګیټ فاؤنډیشن یو چار رکنی وفد راروان دے د ډاکټر وقار اجمل په قیادت کښې چې کوم د بل ګیټ خصوصی ایلچی دے او د دې د پاره تشویش دے چې 2014 کښې چې کوم دے پولیو ډیر زور وکړو او زه حیران دا یم چې دې ته فنډنګ یونیسف، ډبلیو ایچ او او جائیکا او دا ټول یعنی دې ته فنډنګ کوی، تر اوسه پورې لس میاشتې اوشوې، یویشت ضلعو کښې هړتال شروع

دے ، هغوی بائیکاټ کړے دے ، هغوی پولیو ویکسین نه دغه کوی، نو زه حیران دا یم چې دا حکومت.....

جناب سپیکر: شہرام خان۔

جناب زرین گل: اخر کوی څه چې دا دومره اهم دغه دے او دوئ پرې توجه نه ورکوی؟

جناب سپیکر: شہرام خان!

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: شکریه جناب سپیکر۔ بالکل ای پی آئی یو ډیره Important اداره ده او د هغې یو ډیر اهم کردار دے په هیلتھ ډیپارټمنټ کښې او د پولیو حوالې سره لکه څنګه چې زرین ګل صاحب خبره اوکړله، بالکل د هغوی ډیر Important role دے۔ په ای پی آئی کښې جی درې قسمه خلق دی، یو پراونشل دغه باندې چې کوم دے نو مونږ سره کسان دی چې هغوی ته ریګولر خپله تنخوا په ټائم باندې ملاویږی، بیا دوه قسمه نور خلق دی، یو جائیکا والا دی چې هغه 29 کسان دی او (GAVI) Global Alliance for Vaccines and immunization والا دی 281 کسان۔ د جائیکا والا مسئله حل شوه، چونکه فارن فنډډ دے او هغوی ورته پیسې ورکوی، د هغوی پیسې راغلې ان شاءالله او طریقه کار به ورته برابر کړی، هغه 29 ته خو به تنخواه ورکړی۔ 281 چې کوم د (GAVI) والا کسان دی، هغه د (GAVI) پیسې د فیډرل ګورنمنټ په تهرو باندی راځی۔ مونږ چې Last time فیډرل منسټر هیلتھ راغلے وو، Already هغوی ته مونږ ریکویسټ کړے وو او د پولیو حوالې سره راغلے وو، هغوی ته مونږ وئیل چې دا کسان دی او د دوئ تنخواه بنده ده، Kindly تاسو مونږ ته د دوئ پیسېRelease کړئ، هغه کیس Already مونږه Take up کړے دے فیډرل ګورنمنټ سره چې د (GAVI) پیسې مونږ له راکړی او مونږه ئے Further دې کسانو له ورکړو۔ په دیکښې څه ځایونو کښې مونږه Bridge financing هم د پراونشل ګورنمنټ د طرف نه کړے دے چې د دوئ هغه تنخواه ګانې تر څه حده پورې صوبائی حکومت ورکولې شی چې هغه ورکړی۔ ترڅو پورې چې د فیډرل ګورنمنټ خبره ده، Already د زرین ګل خان خبرې سره زه

اتفاق کوم او هغه مونږه Take up کړي ده، ان شاءالله ډیر زر، مونږ پر امید یو چې دا مسئله به حل شی ان شاءالله جی۔ تهینک یو جی۔

جناب محمد شیراز: جی، زما هغه۔

جناب سپیکر: جی، یو منټ۔ جی جی،۔ زرین گل صاحب! تاسو د منسټر صاحب۔۔۔۔۔

جناب زرین گل: ټهیک شوه۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه؟

جناب زرین گل: اؤ۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: هغه زه پوهه یم، هغه به ان شاءالله، هغه چې په ایجنډه باندې راشی کنه، ایجنډه باندې ئے بیا واچوئ نو هغه به بیا مونږ دغه کوؤ۔ داسې ګوره د رولز مطابق به ځو کنه شیراز صاحب! داسې به نه کوئ کنه، ګوره دا پروګرام به ټول د رولز مطابق چلو کنه۔

جناب محمد شیراز: هغه جی، پینډنګ وو۔

جناب سپیکر: پینډنګ مطلب دا دے چې ایجنډه باندې به ئے اچوؤ کنه، ایجنډه باندې، ما سیکرټری صاحب ته اووئیل ایجنډه باندې به ئے واچوی کنه، بله ورځ به ئے واچوی په ایجنډه باندې کنه۔

مسودہ قانون (ترمیمی) کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا' سب آرڈینیٹ' جوڈیشری سروس ٹریبونل مجریہ 2015)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Subordinate Judiciary Service Tribunal(Amendment) Bill,2015.

ستاسو والا به مونږه په ایجنډه باندې واچوؤ جی، سیکرټری صاحب! دا ورله واچوئ۔

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I beg to move to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Subordinate Judiciary Service Tribunal (Amendment) Bill, 2015.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لوکل کونسلوں کی حد بندی مجریہ 2015 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Senior Minister for local Government.

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: سر، میں Khyber Pakhtunkhwa Delimitation of Local Councils Bill کو فوری طور پر زیر غور لانے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Delimitation of Local Councils Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Honourable Minister for Local Government.

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، یو خبره کوم۔

جناب سپیکر: دې حوالې سره، په دې باندې؟ جی جی۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زه ستاسو په وساطت باندې منسټر صاحب ته او حکومت ته چې کله دا Bill ډرافټ کیدلو نو په دیکښې ټول حکومتی او د اپوزیشن پارلیمانی لیډرز چې وو، هغوی کښیناستل او ډرافټنګ وشو، بهرحال چې په هغه وخت کښې مونږ کوم امنډمنټس جمع کول، هغه امنډمنټس هم مونږه جمع کړل، څه اوشو پکښې او څه پاتې شو۔ زما به سپیکر صاحب! دا خواست وی چې دا هغه Bill دے چې مشترکه طور باندې دې هاؤس ته راغلے دے او بیا په دې هاؤس کښې پاس شوے دے، اوس دا دوه درې وارې په دې Bill کښې بیا دا امنډمنټس چې په کوم شکل باندې کیږی نو زما خیال دا دے چې بهتره به دا وه چې کوم فورم د دې د پاره جوړ وو که هغه فورم ته لږ رجوع کیدے او هغه فورم بیا په اعتماد کښې اخستے شوے، ظاهره خبره ده چې څه وخت کښې دا ډرافټنګ کیدو په هغه وخت کښې هم د اپوزیشن چې کوم تجاویز وو یا چې کوم ترامیم وو، هغه ټول نه دی Consider شوی نو دا ده که

حکومت دا مناسب گنړی نو زما یقین دا دے چې هغه بهترینه خبره وه ځکه چې دا خو هغه Bill دے ، نو مهربانی که منسټر صاحب اوکړه۔

جناب سپیکر: عنایت خان!

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، زه لږ شان دا Properly communicate شوې نه ده، دا د لوکل گورنمنټ Bill نه دے ، هغه امنډمنټس، هغه Bill راروان دے۔ دا Basically د Delimitation اختیار چې وو نو دا Through an ordinance دغه ته ورکړے شوے وو او هغه آرډیننس بیا Expire شو، الیکشن کمیشن آف پاکستان ته او د دې هسټری دا وه چې په 19 مارچ باندې سپریم کورټ آف پاکستان کښې د پنجاب او د سندھ Delimitation challenge شوے وو، په هغې باندې یو Decision ورکړو چې Delimitation چې دے نو دا د الیکشن کمیشن آف پاکستان کار دے او هغه Detailed Judgment ئے چې اولیکلو نو په هغه Detailed Judgment هغه بلوچستان Exclude کړو، بابک خان که ماته لږ متوجه شی نو ښه به وی، په Detailed Judgment کښې بلوچستان Exclude کړو او ایډوکیټ جنرل او لاء ډیپارټمنټ د هغې Interpretation داسې وکړو چې دا خیبر پختونخوا باندې هم لکه دا به Implement وی۔ مونږه هغه وخت کښې یو چیف جسټس وو، هغه وخت کښې مونږه Through an ordinance او Directives مونږ ته اوشول، مونږه Through an ordinance لکه دا اختیار رااخستو او دا Delimitation مو الیکشن کمیشن آف پاکستان ته ورکړو۔ موجوده چیف جسټس په هغه وخت کښې د الیکشن کمیشن آف پاکستان چیئرمین وو، چې کله دوئ چیف جسټس شو نو بیا په کورټ کښې دا خبره دوباره اوچته شوه او هلته هغه دا خبره اوکړه، موجوده چیف جسټس دا خبره اوکړه چې د خیبر پختونخوا Delimitation خو هډو چا چیلنج کړے نه وو نو د دې وجې نه خیبر پختونخوا ته هډو د نوی Delimitation ضرورت نه وو، هغه ما خپله باندې Meticulously کتلے دے او هغوی ټهیک کړے دے نو بیا زمونږه اے جی، ایډوکیټ جنرل دا خبره اوکړه Delimitation چې مونږ خو د هغې د پاره لاء راوستې ده، آرډیننس مو پاس کړے دے ، د سپریم کورټ د فیصلې د Interpretation، د لاء ډیپارټمنټ او د ایډوکیټ جنرل د

Interpretation په رنړا کښې خو مونږه لاء راوستې ده، دا اختیار خو مونږه الیکشن کمیشن ته ورکړے دے، نو هغه وخت کښې رولنګ دا ورکړے شو، هغه دا فیصله ورکړه چې خیبر پختونخوا حکومت کوم Delimitation کړے دے، هغه درست دے، هغه ئے Endorse کړو۔ موجوده الیکشن چې کوم به د دې اپریل End ته د هغې شیډول اناؤنس کیږی، هغه د د هغه Delimitation لاندې اوشی او دا لاء چې جوړیږی، دا Future کښې Onward چې کوم الیکشن د لوکل ګورنمنټ به کیږی نو هغې کښې به الیکشن کمیشن چې دے نو Delimitation کوی، نو دا هغه لاء وه چې مونږه اسمبلئ ته اوس راوستله۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی جی، سردار حسین صاحب!

<u>جناب سردار حسین</u>: سپیکر صاحب! منسټر صاحب چې کوم وضاحت وکړو، دا زمونږ په نظر کښې ده، زما د خبرې مقصد دا دے چې یو فورم د لوکل باډیز د الیکشن د پاره، دا که په هغې کښې بیا Delimitation راتلو، که هغې د پاره یو Bill، ایکټ راتلو چې مونږ ئے د اسمبلئ نه پاس کوؤ، یو فورم جوړ شوے وو، اوس دا د لوکل باډیز سره Related یو خبره ده، مونږ دا منو چې کوم Delimitation شوے دے، ظاهره خبره ده هغه پراسیس چې دے، هغه هم د هغه فورم نه تیر شوے دے، بهرحال زه په دې شکل باندې په دې نه Insist کومه خو زه دا ګنړم چې دا به ډیره زیاته غوره وه که د هغه فورم نه تیریدو، د لوکل باډیز Related چې څومره ایشوز وو نو دا به ډیره غوره وه۔ مهربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، مطلب تاسو خو دغه واؤریدو منسټر صاحب، بیا که تاسو مناسب ګنړئ نو دغه کړئ خو۔۔۔۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: دا ډیر زیات، داسې خو هغه پوهه دے په دې خبره باندې، زما خیال دے بابک خان دا پوائنټ نوټ کړو او د لوکل ګورنمنټ لاء چې کومه راروانه ده، په هغې کښې امنډمنټ بل راروان دے، په هغې کښې دوئ څه امنډمنټس راوړی نو هغه دوئ Propose کولې شی چې کوم هغه Separate Bill دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): هغه ځان له Bill دے ، د لوکل گورنمنټ په دغه کښې ، هغې کښې Substantial نوعیت Changes نه کوؤ ، هغې کښې چې کوم Changes روان دی نو هغه هم ځکه مخکښې نه ایډوانس کښې لکه دوئ ته وینا غواړم چې دوئ پرې پوهه وی۔ هغه چرته په یو ځائې کښې تحصیل Create شوے دے ، یو ځائې کښې ضلع Create شوې ده ، یو ځائې کښې یو یونین کونسل چې دے نو د یو تحصیل نه بل تحصیل ته شفټ شوے دے او هغه د ریونیو ډیپارټمنټ کار دے ، د ریونیو ډیپارټمنټ هغه څیزونه دی، مونږه بیا په خپل شیډول کښې دا Accordingly په هغې کښې امنډمنټس کوؤ نو هغه داسې څه Sustainable نوعیت امنډمنټس نه دی چې لکه مونږه Law substance change کوؤ ، Contents ئے Change کوؤ ، دا ټیکینکل ، دا ټیکنیکل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو دوئ سره بیا کښینئ چې کله کول غواړی نو تاسو دوئ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): په دیکښې زما یو امنډمنټ دے ، یو امنډمنټ دا په دیکښې زما۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زه ، زه دغه کومه کنه جی ، د هغې متعلق کوؤ۔ تاسو به بیا را اوغواړې جی

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لوکل کونسلوں کی حد بندی مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honorable Senior Minister for Law please, Local Government.

Senior Minister for Local Government: Sir, I beg to move that in the said Bill, in Clause 1, for sub clause (3) the following shall be substituted namely:

> "It shall come into force on such date as the Government may by notification in the official Gazette, notify / specify."

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Senior Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Sub Clauses (1) and (2) of Clause 1 also stand part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 2 to 17 of the Bill, therefore, the question before the House that Clauses 2 to 17 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 2 to 17 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لوکل کونسلوں کی حدبندی مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honorable Senior Minister for Local Government.

Senior Minister for Local Government: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Delimitation of Local Councils Bill may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Delimitation of Local Council Bill, 2014 may be passed with amendments? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی مجریہ 2015)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law.Item No.11 and 12: Shah Muhammad Khan, Malik Shah Muhammad.

Mr. Shah Muhammad Khan (Special Assistant for Transport and Technical Education): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ Yes Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Technical Education and Vocational Training Authority Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Technical Education and Vocational Training Authority Bill, 2015 may be taken into consideration at once. Ji, ji.

جناب بخت بیدار: پوائنټ آف آرډر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جی، هغه یو کس، یو کس به خبره کوی۔ جی، بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، دا مونږه چې کوم ترمیمات کړی دی، بیا ستاسو د سربراهی لاندې کوم میټنګ شوے وو، مونږ ته هغه میټنګ لکه پوره، دا په هغه فیصلو باندې مکمل زمونږه د ممبرانو خپل تحفظات وو، هغه تحفظات تر اوسه پورې نه دی لرې شوی۔

جناب سپیکر: ستاسو ډیمانډ څه دے ؟

جناب بخت بیدار: مونږه دا درخواست کوؤ چې دا سیلکټ کمیټۍ ته اولیږۍ۔

جناب سپیکر: سیلکټ کمیټۍ ته؟

جناب بخت بیدار: اؤ سیلکټ کمیټۍ ته چې هلته کېنې مطلب دا دے چې پوره په دې ډیبیټ اوشی، دا وړکوټې خبره نه ده۔

جناب سپیکر: ملک شاه محمد خان! دوئ وائی چې سیلکټ کمیټۍ ته د لاړ شی، دې باره کښې۔

جناب شاه محمد خان(معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ وفنی تعلیم): په دیکښې جی څنی د دوئ چې کوم امنډمنټس دی، هغه مونږه د هغې سره Agree یو خو څنی داسې دی چې هغې سره مونږه Disagree یو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سیلکټ کمیټۍ سره Agree ئې ته چې سیلکټ کمیټۍ ته دا لاړ شی ؟

معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ وفنی تعلیم: اؤ، یس۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Bill be referred to the Select Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

(Applause)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 2.00 pm of tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 13 جنوری 2015 بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)